بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی ہے ۔۔۔ مابعد للعہ

سر ابجہان منتظر خوش باش کامد ولستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدئ آخر زمان

نمبر ۴ | ۱۲ شوال ۱۳۲۴ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۰۔ نومبر ۱۹۰۶ء ۶ | نمبر ۴۲

سلسلہ الجدید جلد ۲ | سلسلۃ القدیم جلد ۵

رچہ گوہم باتو گر آئی چہ در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دو ابینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

Digitized by Khilafat Library

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عــہ
معاونین درجہ اول جن کو عاپر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ص
معاونین درجہ دوم جنکو عاپر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ
عام قیمت پیشگی ہے غرباء سے جنکی آمد ماہوار عـہ ہو یا کم صرف عا۲ عام قیمت مابعد للعہ
فی پرچہ ۲ جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیے
نوکل ۔۔۔۔۔ عہ افریقہ ۔۔۔۔۔ للعہ
مینجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اندوراست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازاں عالیجناب
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
منکر آن مستحق لعنت است
منکر آن مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکار کند از اشقیا است
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق اور فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر یسر نعمت و بلاء میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہہ نہ پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑہائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندہکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہ واشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ ۲ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۲ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

کتبہ عاجز محمد حسین احمدی

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایکماہ	ایکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½ صفحہ	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
½ کالم	۴۴	۲۰	۱۳	۵	۲
⅓ کالم	۲۶	۱۴	۹	۳	۱¾
¼ کالم	۲۲	۱۲	۷	۲½	۱ ۱/۸
فی سطر	۸	۴½	۳½	۱	۲ر

(۱) یہ اجرت پہلے ہی سے کم کرکے لگائی گئی ہے۔ اسواسطے اسمیں زیادہ کوئی رعایت نہ ہوسکیگی۔ بیفایدہ خط و کتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے۔

(۲) اجرت ہر حالتمیں پیشگی آنی چاہئے مابعد کا کوئی حساب نہیں

(۳) اشتہار متواتر دیئے جانے کی یہ اجرت ہے۔ درمیان میں چھوڑنے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

(۴) ہر ماہ میں صرف ایکدفعہ اشتہار کی عبارت بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینے کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا

(۵) ضمیمہ تقسیم کرائی فی ضمیمہ ۸ر فیصدی لیا جاویگا بشرطیکہ قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری ۸ر اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہئے۔

(۶) یہ اجرت موجودہ تعداد اخبار و اخراجات کے لحاظ سے مقرر کیگئی ہے۔ اخبار کی تعداد بڑھ جانے پر نرخ بڑھایا جاویگا۔ اور جو لوگ زائد نرخ نامنظور کریں انکا اشتہار بند کرکے انکی باقیماندہ اجرت کر دیجاویگی۔

(۷) منیجر کا اختیار ہوگا۔ کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کردے اور باقی اجرت واپس کردے۔

(۸) اشتہار کے متعلق اجرت کا فیصلہ کرنے سے پہلے چاہئے کہ مشتہر اپنا مضمون اشتہار پہلے منیجر کو دکھائے۔ منیجر کو ... ہے منیجر کو اختیار ہوگا کہ اگر مضمون اشتہار کو نامناسب سمجھے تو اسمیں مناسب تبدیلی کرے یا اشتہار کو بند کردے

(۹) اجرت بہرحال پیشگی لیجائیگی مابعد کا کوئی حساب نہ ہوگا

(۱۰) چونکہ اشتہارات کیواسطے صفحے مقرر ہیں اسواسطے صرف گنجائش کے ہونے پر اشتہار لیا جا[illegible] ... منیجر

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب کرو

سر الشہادتین۔ حضرت مولوی عبداللطیف صاحب اور ان کے مرید مولوی عبدالرحمن صاحب کی شہادت کا راز ۸

القول الصحیح ۱ر

شہادت آسمانی حصہ اول مصنفہ بابو محمد اسمعیل صاحب دہلوی ۵ر

〃 〃 حصہ ۲ ۲ر

تحذیر المومنین مصنفہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب امروہوی

مجموعہ ازالۃ الوسواس 〃 〃 ۴ر

الموعظہ حسنہ 〃 〃 ۰۲ر

آیات الرحمن 〃 〃 ۸ر

اعلام الناس 〃 〃 حصہ دوم ۳ر

سواد السبیل 〃 〃 ۰۱ر

صیانۃ الناس 〃 〃 ۰۱ر

صیان القرآن 〃 〃 ۳ر

سلسلہ احمدیہ کی مستورات کیواسطے نظم پنجابی ۰ر

اعجاز احمدی۔ مصنفہ منشی محمد اسمعیل صاحب دہلوی ۱ر

سر المکتوم 〃 ۵ر

انوار اللہ۔ حیدر آبادی ملاں کے جواب میں ۸ر

تفسیر سورہ جمعہ۔ خطبہ حضرت مولوی نور الدین صاحب ۴ر

نور الدین (جواب دہرم پال آریہ) ۸ر

رویا صالحہ۔ مصنفہ منشی محمد اسمعیل صاحب دہلوی ۴ر

کاسر مولوی غلام رسول صاحب ۰ر

عاقبۃ المکذبین ۱ر

ایقاظ النائمین ۰ر

آئینہ ڈکشنری ۰ر

الذکر۔ مصنفہ شیخ عبدالرحیم صاحب ۲ر

وفات مسیح ۲ر

سراج الحق حصہ ۵ ۱ر

کاسر احمدی ۰ر

جنگ مقدس مباحثہ مابین حضرت مسیح موعود و عیسائیاں ۸ر

لکچر جو حضرت مسیح موعود نے لاہور میں دیا تھا ۲ر

سراج الحق حصہ ۲ ۰ر

جام شہادت ۰ر

اسلام اور اس کا بانی مصنفہ مولوی عبدالعزیز صاحب ۱ر

سناتن دہرم ملقب حضرت مسیح موعود ۰ر

براہین احمدیہ ہر چہار جلد ۵ر

〃 مجلد ۱۲ر

درثمین مکمل ۶ر

〃 مجلد ۸ر

خط و کتابت کے وقت تمام خریداراں کو چاہئے کہ اپنے نمبر خریداری کا حوالہ اپنے خط پر ضرور دیا کریں۔ بعض خریدار غلطی سے بجائے اپنے نمبر کے رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ دیدیا کرتے ہیں۔ یہ نمبر خریداری نہیں ہے۔ بلکہ ڈاکخانہ کا نمبر ہے۔ ہر خریدار کا نمبر علیحدہ ہوتا ہے۔

نیز جو صاحبان ہمارے خط کا جواب دیں ان کو چاہئے کہ جواب کے وقت ہمارے خط کا نمبر اور تاریخ کا حوالہ بھی ساتھ ہی دیا کریں۔ تاکہ جواب دینے میں آسانی ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

۱۲ - شوال ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۹ - نومبر ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۲۲ - نومبر ۱۹۰۶ء - رَبِّ احفظنی فانّ القوم یتخذ ونی سخرۃً -

ترجمہ - اے میرے رب میری حفاظت کر کیونکہ قوم نے تو مجھے ہنسی کی جگہ ٹھہرالیا -

۲۳ - نومبر ۱۹۰۶ء - اِنّ اللہ مَنَّ علیکم - واعطیک ما اعطیک -

ترجمہ - خدا نے تیرے پر احسان کیا اور میں تجھے دونگا جو چیز دونگا

ان الذین لا یلتفتون الیک لا یلتفتون الی اللہ

ترجمہ - جو لوگ تیری طرف التفات نہیں کرتے یعنی نظر انکار سے دیکھتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی طرف بھی التفات نہیں کرتے - پھر بعد اس کے الہام ہوا -

اولیاء اللہ سے مخالفت رکھنا اس کا نتیجہ اچھا نہیں -

تصحیح

چونکہ گذشتہ پرچہ اخبار میں بعض غلطیاں رہ گئی تھیں اس واسطے وہ دوبارہ صحیح کر کے درج کئے جاتے ہیں :-

۱۵ - نومبر ۱۹۰۶ء - قادر ہے وہ بارگاہ ٹوٹا کام بناوے بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے

(۲) کشتین کا بیڑا غرق ہوگیا - (کسی کے قول کی طرف اشارہ ہے)

(۳) تیری دعا قبول کی گئی -

۱۸ - نومبر ۱۹۰۶ء - رؤیا - (۱) دیکھا کہ ہمارے باغ میں کئی ایک آدمی ایک جھٹے لگا رہے ہیں - پھر غیب سے آواز آئی - مبارک

(۲) پھر ایک نظارہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا اس کے بعد الہام ہوا - ما وقفت موقفاً اغیظ من ھذا ان بطش ربّک لشدید

ترجمہ - اس سے زیادہ غضبناک کسی موقعہ پر میں کھڑا نہیں ہوا - تحقیق پکڑ تیرے رب کی سخت ہے -

ضرورت ہے

بلادِ اسلامی

قبل ازین مسجد لنڈن کی تجویز کا ذکر بارہا کیا جا چکا ہے۔ مگر تازہ خبرون سے واضح ہوتا ہے کہ تجویز نے پختگی کی صورت قبول کرلی ہے اور اگر مطلوبہ سرمایہ حسب توقع جلد پہونچگیا - تو یہ مسجد محلہ پالس واٹر مین چند سال کے اندر بنکر تیار ہو جاوے گی - جبکہ انگریزون کو پنجوقت اسلامی موذن کی صدائے اذان کنیسون کے گھنٹون کی جھنکار مین سے بڑھکر سننے کا اتفاق ہوگا - اس وقت لنڈن مین پچیس ہزار مسلمان ہین جن کے لیئے ایک شاندار مسجد کا ہونا ضروری تھا - اس مسجد کا نقشہ مشہور معمار چمبرسن نے تیار کیا ہے - جو مشرقی طرز عمارت سے خوب ماہر ہین اور انہی نے شہر داوکن کی مسجد کا بھی نقشہ تیار کیا تہا - مسجد کے واسطے ایسی جگہ تلاش کی جارہی ہے - جو صاف اور نمایان ہو - انگلش اخبارات لکھتے ہین کہ یہ مسجد لنڈن کی خوش نما اور عظیم الشان عمارتون کے سلسلہ مین قابل قدر اضافہ کرے گی - اس کا طول ۱۸۰ فٹ اور عرض ۱۵۰ فٹ ہوگا - انجینیر کی رائے ہے - کہ مسجد سنگ سفید کی ایک ڈال بنائی جاوے مگر تعمیر مسجد کی کمیٹی کے ممبرون مین سے چند لوگون کا خیال ہے - کہ اس کا رنگ سبز رہنا چاہیئے - جو خاص اسلام کی علامت ہے - لیکن ممکن ہے کہ اسے دونون رنگ سے ملاجلا بنایا جاوے اس کے منارے اور گنبد روضہ تاج گنج کی طرح طلائی کام سے آراستہ کئے جائینگے - ایک لاکھ پونڈ مسجد کی لاگت کا تخمینہ ہے - اور تین سال مین بن کر تیار ہوگی -

ہمعصر اللواء نے مسئلہ طور سینا کا فیصلہ آخری وزارت داخلیہ سے حاصل کر کے شائع کیا ہے -

ہمعصر موصوف نے جو نوٹ اس فیصلہ پر لکھا وہ حسب ذیل ہے - ظاہر ہے کہ جزیرہ نما طور سینا باعتبار جنگی مرکز کے نہ بہ سبب زرخیزی کے بڑی مہتم بالشان جگہ ہے فاتحانِ مصر قدیم زمانہ مین اسی راہ سے آئے تھے اور اسی راستہ سے جاکر شام وغیرہ کو مصریون نے فتح کیا تہا -

عباس پاشا کے تخت پر بیٹھتے ہی انگریزون نے چاہا کہ وہ مثلث جو سویز سے شروع ہوکر رافح اور عقبہ تک پہونچتا ہے - مصری مملکت مین شامل ہو جائے - لیکن کامیابی نہین ہوئی - دوسری طرف حجاز ریلوے کا کام جاری ہوگیا جس کی وجہ سے ترکون کا اثر اس نواح مین بہت بڑھ گیا - بالآخر قلعجات کی تعمیر مذکور مثلث زمین مین شروع کردی اور بجٹ سے ایک رقم صرف کے لئے الگ کی گئی - دولت علیہ اس سے غافل نہ تھی - جب اس نے یہ کارروائی دیکھی - تو طابہ پر قبضہ کرلیا - اس موقعہ سے فایدہ اٹھانے کے لیئے انگلستان نے بڑی کوشش کی اور خط وکتابت کے علاوہ جنگی جہاز ولت کو بھی نقل وحرکت دیگئی - مگر دنیا جانتی ہے کہ اس کا کچھ فایدہ مرتب نہ ہوا - اور مسئلہ طور سینا نے کوئی نئی صورت اختیار نہ کی - کیونکہ سلطان المعظم کا منشار بجز اس کے اور کچھ نہ تہا - کہ یہ جزیرہ نما اپنی اصلی حالت پر باقی رکہا جاوے گا اور قلعجات تعمیر نہ ہون اس مین شک نہین کہ انگلستان نے موقع پاکر مصر مین اپنی قوت بڑہادی ہے - مگر اس کی وجہ وہ خیال اور اثر ہے - جو مشرقی اقوام مین روسی شکستون سے یورپ کے نزدیک پیدا ہوا ہے مصر کی حالت مین فوج کے بڑہانے یا گھٹانے سے کوئی فرق نہین آسکتا -

صرف بیروت حجاز ریلوے کے لیئے ایک ملین قرش چندہ جمع ہوا ہے اور بڑی سرگرمی سے اطراف ملک مین روپیہ فراہم کرنے کی تدبیر کی جارہی ہے حجاز ریلوے کے منتظمون کو حال ہی مین حکم دیا گیا ہے - کہ جسقدر فوجی لوگ لائن پر کام کررہے ہین - ان کے کام کا باضابطہ رجسٹر تیار ہوتا کہ ہر ایک کے لیئے علی قدر مراتب انعامات دیئے جاوین صدر کمشن حجاز ریلوے نے تاکید کی ہے - کہ حجاز کی راحت رسانی مین کسی قسم کی کمی نہ ہو اور کرایہ ریل مین بھی حتی الامکان تخفیف کی جاوے -

شیخ کویت مبارک بن صباح کی نسبت معلوم ہوا ہے کہ اب وہ راہ راست پر آگیا ہے - حال ہی مین گورنر بصرہ نے نہر زبیدہ کے لیئے چندہ کی تحریک کی تھی - جس کے جواب مین شیخ نے دو سو ترکی پاونڈ روانہ کردیئے اور اپنی اخلاص مندی کا یقین دلایا -

قسطنطنیہ کی خبرون سے معلوم ہوتا ہے کہ ایڈریا نوپل کے قریب ترکی فوجون مین مصنوعی جنگ ہونیوالی ہے - ایک فریق کی کمان سردار عریف پاشا کرینگے اس جنگ مین ساٹھ رجمنٹین شامل ہونگی - سرحد بلغاریہ پر جو ۴۸ ہزار بہادر پڑے ہوئے ہین - وہ بھی اس جنگ مین حصہ لینگے - معلوم ہوتا ہے کہ اب کی یہ جنگی مصنوعی کارروائی ترکی قوت وجبروت کے ظاہر کرنے کے لئے کی جائے گی -

سلطان المعظم نے عبدی پاشا کی مسجد واقع شہر دونیہ کی مسجد کی مرمت کے لئے جیب خاص سے ۱۷۰۳ پونڈ ترکی مرحمت کئے ہین اور حکم دیا ہے - کہ جس مسجد مین مرمت کی ضرورت ہو فوراً اطلاع دیجائے -

ایران اور مراکش کا حال قریب قریب یکسان ہے یہان بھی سلطنت کے پاس خرچ نہین ہے وہان بھی خزانہ خالی ہے - حال ہی مین جرمنی وزیر متعینہ مراکش نے تجویز کی ہے کہ گورنمنٹ مراکش کی ضرورت کے رفع کرنے کے لیئے قرضہ دلایا جاوے - اس کے علاوہ آجکل پھر مراکش کے مختلف حصص مین بدامنی کی وارداتین ہورہی ہین - چنانچہ فرانسیسی تار برقی کے دریائی حصہ کو تانجیر سے چند میل کے فاصلہ پر قبائل والون نے کاٹ ڈالا ہے - جس پر فرانسیسی حکام برافروختہ ہین -

چونکہ ایک انگریز اور ایک اسپین کا شخص الجیریا مین مقید ہوگیا ہے - لہذا فرانس اور اسپین اپنی پولیس مراکش مین مقرر کرنے کے استحقاق پر بڑا زور ڈال رہے ہین جو انہین الجیرین کانفرنس مین دیا گیا ہے اور ہر ایک دولت نے ایک ایک جنگی جہاز روانہ کر دیا ہے - اس عرصہ مین رسولی نے شہر ارجیلا پر قبضہ کرکے امن وامان قائم کردیا - مگر بعد کی خبر ہے کہ مسئلہ مراکش بڑی نازک حالت پر پہونچگیا ہے باغی ہنوز ارجیلا پر قبضہ کیئے ہوئے ہین - ارجیلا کی حفاظت قابل اطمینان نہین ہے - فرانس نے دو اور جنگی جہاز روانہ کیئے ہین -

مراکو - کی حالت اس وجہ نازک ہوگئی ہے

کہ اخیر فیصلہ تلوار پر معلوم ہوتا ہے یہ پیر خمیدہ پشت جس کے صدقہ میں لوگوں کو تاج ملتے ہیں اور جو باوجود پیچ نہادی کے دشمن کے منہ پر سوائے راستی کے دم نہیں مارتا۔ آج فرانس اور مراکو کی قسمت کا فیصلہ اس قدیم اسلامی سرزمین میں یہی پیر خمیدہ پشت (تلوار) صاحب کریں گے۔ فرانس نے اپنے جنگی بیڑے کو تیاری کا حکم دیا ہے۔ بری فوجیں جو تونس اور الجیریا میں ہیں۔ لمحی حکم سے بڑھنے کے لئے تیار ہیں۔ پائنیر صاحب یہ گوہر افشانی فرماتے ہیں۔ کہ مراکو میں امن قائم کرنے کے لئے فرانس کو تنہا چھوڑ دیا جاوے۔ وہ بہت عمدگی سے اس کا فیصلہ کر لیگا۔ قیصر ولیم نے اگر دخل نہ دیا۔ تو مراکو مسئلہ اور پیچیدگی ہمیشہ کے لئے طے ہو جائے گی اور جو قیصر ولیم بیچ میں آکودے تو بے شک سلطان مراکو کی بن آئے گی۔ اور انہیں دو یورپی طاقتوں کو ٹکرا دینے کا اچھا موقع ملیگا۔ یہ پائنیر کی رائے ہے۔ جس کو ہم تسلیم نہیں کرتے مراکو جیسا کہ دکھایا گیا ہے۔ منہ کا نوالہ نہیں ہے فرانس اگر مراکو کو بالکل زیر و زبر بھی کر ڈالیگا۔ تو خود کھوکھلا ہو جاوے گا۔ اور اس کے لئے ایک عرصہ درکار ہے۔ مراکو میں کئی لاکھ شائستہ خرچ موجود ہے اور اگر قبائل میں مذہبی جنگ کا وعظ کیا گیا۔ تو ایک آگ لگ جاوے گی۔ عربی پاشا کی جنگ مصر میں قبائل میں مذہبی جنگ کی آگ لگتی چلتی تھی۔ کہ انگلستان کی فوری عاقلانہ کارروائی نے اُسے ٹھنڈا کر دیا اور نہ پھر سنبھالنے نہ سنبھلتی یہی کیفیت مراکو کی ہے۔ اس کی کمزوری کا نقشہ ہمارے سامنے کھینچا جاتا ہے۔ اس کا اندرونی فساد دکھایا جاتا ہے۔ کہ فرانس کے صرف ایک ہی تھپڑ کا ہے۔ ایسی ایسی بے سروپا باتیں ظاہر کی جاتیں۔ یہ بات توہرگز نہیں ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے۔ کہ فرانس ایک زبردست یوروپی طاقت ہے۔ لیکن ہاتھ ملنے پر معلوم ہوگا۔ کہ کتنا بار اس کے خزانہ اور سلطنت پر پڑتا ہے۔ جو کچھ اس وقت مراکو میں بدامنی وغیرہ ہو رہی ہے۔ یہ سب فرانس کا صدقہ ہے۔ اسی کے حکام ... ... ہے جدید دعویدار بنا دیا ہے مستندوں کو ہتھیار وغیرہ آزادی سے دئیے جاتے ہیں جس کا اظہار کئی بار ہو چکا ہے۔ یہ متمدن سلطنت ہے اور انسانی محبت ہے۔ ایسی ... ... دنیا میں کوئی سلطنت نہ ہوگی۔ جو فرانس کی ہے۔ (اہل فقہ)

مصر میں قیام پارلیمنٹ کی تحریک

لارڈ رپن بالقابہ نے ۱۰ ماہ رواں کو اپنی تقریر ضیافت گلڈ ہال میں مصر کے متعلق جس پالسی کا اظہار فرمایا ہے اس کے سلسلہ میں آزاد خیال و انصاف پسند مدبرین انگلستان کو یہ دریافت کرکے مسرت ہونی چاہیئے کہ مصر میں قیام پارلیمنٹ کی ضرورت پر لوگوں کا خیال آہستہ آہستہ رجوع ہوتا جاتا ہے چنانچہ نامور ہمعصر المویّد تحریر کرتا ہے۔ کہ اب مصر میں خود مختار شخصی حکومت کی مضرتیں پوری طرح ظاہر ہو چکی ہیں اور مصر و انگلستان دونوں ملکوں کے عام و خواص لوگوں پر یہ بات واضح ہو گئی ہے۔ کہ خود مختار حکمران خواہ کیسا ہی خواہان عدل و انصاف کیوں نہ ہو مگر وہ ملک کا حسب دلخواہ انتظام نہیں کر سکتا اس لئے مصر کی حالت درست کرنے کے معنے یہ ہوں گے کہ اسے نیابتی حکومت عطا کی جاوے اور حضور ملک معظم انگلستان کے اس زرین قول سے کہ ہم نے جسقدر انگلش نوآبادیوں کو پارلیمنٹری حکومت عطا کی وہ بہت خوش حال اور ترقی یافتہ ہو گئی ہیں۔ مصر کو متمتع ہونے کا موقعہ دیا جاوے مصری قوم کی آئندہ زندگی اور خوشحالی کا مدار اسی قائم مقام حکومت پر ہے اور اگر دولت انگلشیہ ہماری بہی خواہ ہے اور ہم کو ظالموں کے چنگل میں پھنسانا نہیں چاہتی تو اس کا عملی ثبوت اس طرح مل سکتا ہے کہ وہ مصر کو پارلیمنٹری حکومت عطا کرے۔ (پیسہ)

عثمانی تجارت

اخبار اقدام (ترکی) نے ایک طویل آرٹیکل میں بڑی خوبی کے ساتھ عثمانی بحری تجارت کی کمزوری عیاں کرکے سلطنت اور قوم کو اس کی درستی اور اصلاح حال پر توجہ دلائی ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ سلطنت عثمانیہ کے بحری مقبوضات کی وسعت اپنے حسب حال بحری طاقت کی طلب گار ہے۔ بحری تجارت کی خدمت کا بڑا حصہ بادبانی کشتیوں اور جہازوں پر موقوف ہے کیونکہ قریب قریب کے ساحلی مقامات پر مال کا لانا اور لے جانا انہی کشتیوں کا کام ہوتا ہے۔ مگر بدقسمتی سے ایسی کشتیوں اور جہازوں کے لئے کافی تعداد کے محفوظ گھاٹ موجود نہیں ہیں جن میں طوفان کے وقت انہیں پناہ مل سکے۔ علاوہ بریں چونکہ جہازوں اور کشتیوں کے مالک تاجر لوگ نہیں ہیں۔ اس لئے تجارت میں جس کفایت شعاری کی ضرورت ہے۔ اس سے یہ لوگ بالکل ناواقف ہیں اور اپنی گرانی کرایہ و تاخیر سفر سے کاروبار کو پنپنے نہیں دیتے حکومت سنیہ نے جہازرانوں کو بغرض مرمت سرکاری جنگلات سے مفت لکڑی کاٹنے کی اجازت دے رکھی ہے۔ مگر جہازران اس استحقاق سے ناجایز فایدہ اٹھاتے ہیں۔ اس لئے ضرور ہے۔ کہ آیندہ ان کے معتمد ہونے پر زیادہ زور دیا جاوے اور جہازی بیمہ کی ایک کمپنی بھی قائم ہو۔ اس سے دولت عثمانیہ کی بحری تجارت کو بڑا فایدہ پہنچے گا۔

یاد رفتگان

اہل مصر مرحوم احمد منشادی پاشا بے مثل مخیر کی برسی کرنے اور بہی خواہان قوم کو یاد تازہ کرتے رہنے کی فکروں میں مصروف ہیں۔

علمی دند

دولت عثمانیہ نے ارادہ کیا ہے کہ بغداد سے موصل تک اور بصرہ سے مسکنہ تک اسٹیمروں کی آمد و رفت کا سلسلہ قائم کیا جاوے اسی لئے صدر اعظم نے گورنر بغداد کو ہدایت فرمائی ہے کہ کپتان زکی باب اور مسیو وجل کو دجلہ اور فرات دونوں دریاؤں کی دیکھ بھال کے لئے بھیجیں اور یہ دونوں شخص علم ہندسہ کی رو سے ان کی حالت کو جانچ کر رپورٹ پیش کریں۔ کہ آیا ان میں جہازرانی ممکن ہے یا نہیں۔ اور غیر ممکن ہے۔ تو کن تدابیر کے استعمال سے اسے ممکن بنایا جا سکتا ہے۔ (پیسہ)

انتخاب الاخبار

طاعون کا کیڑا — جب یہ مرض ہانگ کانگ مین پھیلا تو وہان گورنمنٹ نے ایک جاپانی ڈاکٹر کو جانچ اور تحقیقات کے لیئے روانہ کیا - اس نے طاعونی مردون کی اندرونی گلٹیون کی اندرونی تشریح کی اور ان مین ایک گاڑھی چیز بھری ہوئی پائی - جس مین بے شمار پتلے پتلے سفید ریشون کی طرح کی شے تھی اور اسی کو آجکل ڈاکٹر طاعون کے کیڑون کے نام سے موسوم کرتے ہین یہ کیڑے قد و قامت مین اس قدر چھوٹے اور باریک ہوتے ہین - کہ سینکڑون سوئی کی نوک پر آجاتے ہین - مگر نشو و نما کے زمانہ مین کبھی بڑے اور کبھی چھوٹے ہو جاتے ہین اس امر کی نسبت یہی کیڑے طاعون کی بنیاد ہین - جاپانی پروفیسر "کینی ٹسینٹو" اور دوسرون کی تحقیقات کا ماحصل یہ ہے - کہ ان کیڑون کا طاعون سے ضرور تعلق ہے - اس لیے کہ اوّلاً تو یہ ہر طاعونی مرض پر مین پائے گئے - دوسرے اگر ابتدا ً نمایان نہ ہون - تو بیماری کے کسی درجہ مین ضرور دکھائی دیتے ہین - حالانکہ تندرست آدمیون مین ان کا کوئی وجود موجود نہین ہوتا اور نہ ہی بیماریون مین پائے جاتے ہین - جب کوئی شخص پہلے بیمار ہوتا ہے تو کیڑے ان گلٹیون مین پائے جاتے ہین - جن مین تکلیف زیادہ ہوتی ہے اور جیسا جیسا بیماری کا زور ہوتا ہے - کیڑے بدن کی اور گلٹیون مین پھیلتے جاتے ہین اور نہایت سخت حالت مین جبکہ مریض قریب المرگ ہو جاتا ہے - تو جسم کے تمام خون مین بھر جاتے ہین - نہایت غور اور احتیاط تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے - کہ یہ کیڑے جاندار ہین اور بعض حالتون مین بہت جلد اور تعداد کثیر پیدا ہونے کی طاقت رکھتے ہین اور جب دیکھا جاتا ہے - کہ طاعون ایک شخص سے دوسرے شخص کو اور ایک مکان سے دوسرے مکان کو اور ایک شہر سے دوسرے شہر کو منتقل ہو جاتا ہے - تو معلوم ہو جاتا ہے کہ ان کیڑون مین تعدی اور سرایت کی بہت بڑی قوت ہے - اب یہ دریافت ہوا ہے - کہ ان کیڑون مین ایک طرح کی نباتاتی خاصیت ہے اور جس طرح ایک کاشتکار ایک کھیت کو ربیع کی پیداوار کے لیئے موزون خیال کرتا ہے - اور دوسرے کو فصل خریف کے لیئے اسی طرح طاعونی کیڑے کی نسبت یہی کہا جاتا ہے - کہ اسے کہان نشو و نما حاصل ہوگی - پروفیسر "ہافکن" کا بیان ہے کہ جس زمین پر طاعونی کیڑون کی پرورش بنظر تحقیقات کی گئی ہے - اگر اس جگہ تھوڑا سا گھی یا مکھن لگا یا جاوے - تو یہ کیڑے بڑی تعداد مین بڑھ جائینگے لیکن یہ ترقی بڑی تعداد اس پہلو سے نہایت حیرت انگیز ہے کہ اور کوئی کیڑا مکھن یا گھی کی آمیزش سے نہین بڑھتا ہے - پروفیسر ہافکن کے گھی ملانے کے اثر کو معلوم کیا اور یہی ان کے طاعونی ٹیکے کی بنیاد ہے - جسے وہ اپنی رصدگاہ بمبئی مین طیار کرتے ہین (رس)

انگلینڈ مین عورتون کی کثرت - لندن نیوز کمال تشویش کے ساتھ قوم کو دو وحشت انگیز آنتون سے متنبہ کرتا ہے - لکھتا ہے کہ اب اس بات مین کوئی شک باقی نہیں کہ دیوانگی روز بروز ملک انگلینڈ مین کرتی جاتی ہے - دیوانون مین یوماً فیوماً اضافہ ہوتا جاتا ہے - اس پر طرہ یہ ہے کہ جو لوگ عرصہ تک پاگل خانون مین زیر علاج رہنے کے بعد شفایاب ہو کر نکلتے ہین - گو بظاہر ہر طرح صحیح معلوم ہوتے ہین - مگر دراصل صحیح نہین ہوتے ان کے دماغون مین مادہ جنون پیدا ہوتا ہے اور ان کے سبب سے اعادہٗ مرض ممکن ہے موجود اعصابی امراض متوارث ہوتے ہین اور جنون بھی اعصاب کی خرابی سے پیدا ہوتا ہے اور جو دیوانے بظاہر صحت یاب ہو کر پاگل خانون سے نکلتے ہین - بآسانی شادی کر لیتے ہین اور کوئی قانون ان کو شادی سے مانع نہین ہے پس اس کا لازمی نتیجہ یہی ہو گا - کہ مادہ جنون نسلاً بعد نسلاً منتقلاً ہوتا جاویگا اور ایک زمانہ مین ملک دیوانون سے پر ہو جاویگا دوسری آفت یہ ہے - کہ بے شغلون کی تعداد روبترقی ہے - یہ لوگ قوی و تندرست ہین کام کرنے کے قابل ہین - کام ان کو دیا جاتا ہے اور اجرت معقول دی جاتی ہے - مگر یہ لوگ کام نہین چاہتے مگر گداگری اور بے فکری سے اوقات بسر کرنا چاہتے ہین - اس کے بعد اخبار مذکور سوال کرتا ہے - کیا انگلش گورنمنٹ ویسا ہی قانون ملک مین نافذ نہین کر سکتی جیسا کہ دوسرے ممالک مین نافذ ہے - یعنے ایسے لوگون سے بزور کام لیا جاوے - اور مطلقاً ان لوگون کو خیرات نہ ملنے پائے (یونین گزٹ)

جاپان کا پولیس اور قیدخانے - دنیا بھر مین سب سے اعلیٰ پولیس جاپان کی ہے - جاپان کے قیدخانے بھی سادگی اور عمدگی مین اپنا نظیر نہین رکھتے - فرض کرو - کہ ایک باغ ہے - کہ جس مین چھوٹے چھوٹے درخت اور دیوار کی جگہ کانٹے دار جھاڑیان لگ رہی ہین - اس کو جاپانی جیل تصوّر کر لو - چھوٹے چھوٹے مکانات مین کسانون کی طرح رہتے ہین ہوئے آپ کو انسان ملین گے ان کو جاپانی قیدی سمجھ لو - ہر ایک قیدی اپنی بدنی طاقت کے مطابق کام کر رہا ہے - بعض تو چاول چھڑ رہا ہے اور یا پیس رہا ہے - بعض کاغذ رنگ کا گاڑھا بن رکھے بوڑھے اور ضعیف قیدی کاغذ جدا کر رہے ہین تمام کمائی مین سے فیصدی نفع ملتا ہے - نوجوان قیدی اسکول مین باقاعدہ تعلیم پا رہے ہین - قیدیون کا انتظام فوجی انتظام کا سا ہے - لیکن اس انتظام کا مدعا یہ ہے کہ قیدیون کی اصلاح ہو سکے - جب کسی قیدی کو رہائی ملتی ہے - تب اُس کے دوستون اور خاندانی لوگون سے اس بات کا قرار کر لیا جاتا ہے کہ وہ اس کی نیک چلنی کے ذمّہ دار ہون گے - (یونین گزٹ)

یکم دسمبر سے صرف لاہور اور امرتسر کے درمیان اور ٹرینین آمد و رفت کرین گی -"

شہر سیالکوٹ کی کنک منڈی مین آگ سے چار دکانین جل گئین -

پنجاب مین تاکید کی گئی ہے کہ تمام سکولون کے احاطون مین پیڑ سبزی وغیرہ کی آرائش کا خیال رکھین -

پچھلے ہفتے ہندوستان مین طاعون کی ۶،۷،۴ وارداتین تھین اور قریب پانچہزار فوتیان (۴،۷۹۴)

پچھلے ہفتے پنجاب مین طاعون کی ۱۲۵ فوتیان تھین - صوبجات متحدہ مین ۶۵۷ - لدھیانہ مین ۲۸۵

فصل دین

۱

أعوذ بالله من الشيطن الرجيم ۔
بسم الله الرحمن الرحيم ط ۔ والصلوۃ والسلام علی محمد و آله واتباعه اجمعين
اللهم ارنا الحق حقا والباطل باطلا ۔ رب اشرح لي صدري ويسر لي امري واحلل عقدة من لساني ۔

مکرمی مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ ایک رسالہ الہامات نام جو باطل کے حامی امرتسری مولوی کی طرف سے ۱۹۰۱ء میں شائع ہوا تھا۔ ڈیڑہ ماہ کا عرصہ ہوا کہ اس خاکسار کی نظر سے گزرا۔ کسی خاص تحریک کی وجہ سے دل مین آیا کہ مختصراً مصنف صاحب کی استدعا پر اپنی رائے کا اظہار کرون۔ اسی اثنا مین پتہ لگا کہ اسی رسالہ کا نیا ایڈیشن شائع ہوا ہے۔ مین نے اس کو بھی منگوایا مگر بعض مشاغل کی وجہ سے مجھے آجتک فرصت نہ ہوئی۔ کہ مین اس کا مطالعہ بھی کر سکتا۔ مگر الٰہی حکمت سے باوجود میری اس قدر مصروفیت کے دل مین ایسی تحریک بار بار ہوتی ہے کہ مین اپنی علمی اس بے بضاعتی کی حالت مین بھی رسالہ ہذا پر جو کچھ فہم مین آئے ناظرین کے سامنے پیش کرون آجتک سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اہل علم بزرگون مین سے کسی نے بھی اس رسالہ کے جواب پر قلم اوٹھانا غیر ضروری سمجھ کر توجہ نہین فرمائی۔ مگر مین نے ان تیز اور قوی تحریکات کو اس حکیم خدا کے پُر حکمت ارادہ کا یقین کر کے حسن نیت سے چاہا۔ کہ حسب موقعہ فرصت وقتاً فوقتاً اس پر کچھ لکھدیا کرون۔ آج مجھے قدرے فرصت ملی ہے۔ بتوفیق الٰہی اس مضمون کا پہلا نمبر ہدیہ ناظرین ہے۔ آپ اس کو طبع فرمادین۔

تو اسیر باطلی
اے گرفتار ہوا در ہمہ اوقات حیات
با چنین نفس لعین چون رسدت ز دعونی

مولوی صاحب۔ پیشتر اس کے کہ موضوع کتاب پر نظر کرون آپکے اس رؤیا کے متعلق جس کو جناب نے دیباچہ مین درج فرما کر قابل ملاحظہ دیباچہ قرار دیا ہے۔ تھوڑا سا عرض کرنا ضروری سمجھتا ہون۔ (آپنے لکھا ہے کہ استخارات کے بعد مین نے خواب مین جناب مرزا صاحب کو دیکھا کہ آپ ایک سفید فرش پر بیٹھے ہین مگر تھوڑی دیر کے بعد دیکھا کہ آپ کا لکھنؤ کے شہدون کی طرح سکڑا سا چہرہ رگڑ رگڑ کر کتری ہوئی داڑہی ہے (جس کی تعبیر آپکے ذہن مین یہ آئی ہے۔ کہ "انجام اچھا نہین" اس خواب اور اس استخارہ کے افترا ثابت کرنے کے لیئے مجھے اپنی طرف سے بیان کرنے کی زیادہ ضرورت نہین بلکہ آپ کے رسالہ کے متضاد اور متناقض بیان جو اسی موقع پر مضمون خواب مین لکھے گئے۔ خود صاف شہادت دیتے ہین کہ آپنے دروغ مصلحت آمیز سے کام لے کر اس خواب کا افترا کیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ کو خدا پر بھی ایمان نہین کیونکہ جس شخص کو خدا پر ایمان ہوتا ہے۔ وہ ایسی جرأت اور بے باکی سے اللہ تعالے پر جھوٹ نہین بول سکتا (۹۴) خدا کے لئے آپ غور کرین کہ آپکے نزدیک جیسا کہ رسالہ ہذا سے جابجا معلوم ہوتا ہے۔ حضرت مرزا صاحب کے متعلق یہ امر ایمانی اور فیصلہ شدہ قرار پا چکا ہے کہ "حضرت مرزا صاحب کا دعوے سراسر نصوص شرعیہ کے خلاف ہے اور مرزا صاحب کے معاملہ مین کسی خواب یا استخارہ پر اعتبار کرنا دعوی مساوات معصوم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے برابر ہے۔" آپ کے اس بیان کردہ اور شائع شدہ اعتقاد کے ہوتے ہوئے جناب کا یہ لکھنا کہ مین نے رنج اور کدورت سے دور ہو کر جناب باری مین دعائین کین کہ مجھ پر حضرت مرزا صاحب کے متعلق انکشاف ہو جائے۔ کس قدر صریح جھوٹ اور بے ایمانی ہے آپ نے اس جگہ اپنی ان دو متناقض تحریرون کو پبلک کے سامنے پیش کر کے اپنی اُس کامل دجالیت کا ثبوت دیا ہے۔ جو آپ کا فطری اور دائمی وتیرہ ہے۔ ایک طرف سب سے پہلے اپنا فیصلہ شدہ اعتقاد آپ یہ بیان فرماتے ہین کہ مرزا صاحب کے معاملے مین کسی خواب یا استخارہ کا اعتبار کرنا انبیاء علیہم السلام کی برابری کا دعوے ہے اور دوسری طرف آپ یہ کہتے ہین کہ انکشاف حقیقۃ کے لیئے مین نے استخارات سے کام لیا۔ حالانکہ ایسے انکشاف آپ کے اعتقاد کے بموجب* سراسر فضول اور محض بے حقیقت ہین۔ پھر وہ کیا انکشاف تھا جس کے واسطے استخارات کے ذریعہ سے اللہ تعالے سے التجائین کرنا بیان فرماتے ہین کیا یہ آپکا ایمان تھا کہ اگر حضرت مرزا صاحب کی تصدیق اور تائید کے متعلق کوئی رؤیا یا الہام یا کشف ہوا تو مین اس نفس اور مطاع انسان کے دعاوی پر صدقدل سے ان بے ایمانیون کو چھوڑ کر ایمان لے آؤنگا۔ نہین اور ہرگز نہین۔ آپ نے عوام کو جس جال مین دہوکے سے پھنسانا چاہا ہے۔ وہ یہ ہے۔ جو آپ کی اس رسالہ کے متعدد موقعون پر پایا جاتا ہے۔ اور جس کا مفہوم آپ کے لفظون مین یون ہے۔ "اس خواب کے بیان کرنے سے (جس کو آپ نے اللہ تعالٰی پر افترا بنایا ہے) میرا صرف یہ منشا ہے کہ جو لوگ مرزا صاحب کے دعوٰون کو اپنے خوابون کی بنا پر مان لیتے ہین ان کو مطلع کرون کہ جس طریق سے آپ منزل مقصود پر پہنچنے کے مدعی ہین وہ موصل الی الحق نہین"

پھر آپ لکھتے ہین۔ کہ اہل علم میری اس حرکت (یعنی "استخارہ") پر ہنسین گے۔ کہ مین نے ایک بے ہودہ

* اہل حدیث ہونے کا دعوے اور استخارات اور رؤیا کے متعلق یہ گندہ اعتقاد کہ یہ سراسر بیہودہ اور لغو حرکتین ہین۔ اسلام کے بہت سے مسایل جن کی بنا رؤیا پر اور استخارات پر رکھی گئی۔ آپ کے نزدیک باطل معلوم ہوتے ہین۔

؎ ہان دلائل کے غور و فکر کے بعد بہت سے لوگوں نے جناب باری تعالے مین دعائین کین اور ان کو الرؤيا الصالحة بشرى من الله اور من رآني في المنام فقد رآني فان الشيطن لا يتمثل لي کے مطابق جناب الٰہی کی طرف سے انشراح صدر ہوا۔ جس پر امرتسری ملان مضحکہ اوڑا کر اپنی حدیث دانی کا ثبوت دیتا ہے

منہ

حرکت کی ۔ کہ معصوم کے کلام پر غور کرنے کی بجائے اتنے دنون تک الہام وکشف کا منتظر رہا اس عبارت مین آپ خواب اور استخارہ کو ایسی لغو حرکت قرار دیتے ہین ۔ جو آپ کو اہل علم کے مضحکہ کا موجب معلوم ہوتی ہے ۔ اس اعتقاد کے ساتھ کیا کوئی سلیم الفطرت انسان آپ کے اس بیان کو کہ مین نے مرزا صاحب کے متعلق انکشاف حق کے لئے رنج اور کدورت سے پاک ہوکر دعائین کین ۔ قابل تسلیم قرار دے سکتا ہے ۔ جس شخص کے دماغ مین اس قسم کے عقاید موجود ہون ۔ اس بھلے مانس سے یہ توقع ہو سکتی ہے ۔ کہ مرزا صاحب کے متعلق حضور باری مین تضرع وزاری اور صدق دل سے انکشاف کا طالب ہوا ہو ۔ جب یہ امر آپ کی تحریر سے ثابت ہوتا ہے ۔ کہ آپ نے کوئی استخارہ نہین کیا ۔ اور نہ کوئی خواب دیکھا ۔ کیونکہ آپ کے اعتقاد مین استخارات اور خوابین ایسی بیہودہ اور ناقابل وثوق چیز ہین کہ آپ اس کو قریب قریب دعوے نبوت کے یقین فرماتے ہین تو آپ کا اس کے برخلاف یہ لکھنا کہ مین نے حسب تحریر حضرت مرزا صاحب مندرجہ رسالہ نشان آسمانی استخارہ کیا ہے اور اس پر رؤیا کے ذریعہ یہ انکشاف ہوا ہے ۔ جس کو آپ نے رسالہ مین درج فرمایا ہو کس قدر کذب صریح ہے ۔

(۳) بالفرض اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ اپنے الحرب خدعۃ پر عمل نہین کیا اور نہ ہی اللہ تعالیٰ پر افترار کیا ہے ۔ اور یہ خواب آپ کی سچی ہے ۔ تو بھی یہ تعبیر جو آپ نے کی ہے ۔ آپ ہی کی مسلمات سے غلط ثابت ہوتی ہے ۔ مرزا صاحب کے متعلق آپ نے جو فیصلہ کیا تھا ۔ اور جس کی تصدیق کے لئے آپ نے یہ استخارہ کرکے خواب دیکھنے کی سعی اور کوشش کی ۔ وہ اس امر کی شہادت دیتا ہے کہ آپ کی رویار حدیث النفس کے سوائے کچھ بھی وقعت نہین رکھتا ۔ قربان نبوی ہمین اس بات سے روکتا ہے ۔ کہ ہم آپ کے خواب کو اضغاث واحلام کے درجہ سے بڑھ کر کچھ وقعت دین ۔ یہ مسلہ حدیث نفسہ ‘‘ کا اصول پیش نظر رکھ کر آپ ہی

ہمین بتائین ۔ کہ آپ نے کس معیار سے اس رویار کو اور اس کی اس تعبیر کو جو آپ کے خیال مین آئی صحیح سمجھا ہے اس رویار کے حدیث النفس ثابت کرنے کے لئے یہ امر کافی ہے ۔ کہ آپ جس شخص کے متعلق حق وباطل کا علم اللہ تعالیٰ سے حاصل کرنا چاہتے ہین ۔ اس کے متعلق آپ پہلے ہی اپنے دماغ مین یہ فیصلہ کر چکے ہین کہ وہ باطل پر ہے اور اس کے علاوہ یہ امر بھی آپ کے یقین مین تھا کہ حضرت مرزا صاحب کے متعلق کوئی مصدقہ رویار قابل وثوق نہین نیز جس نیت سے آپ نے اس استخارہ کا ارادہ فرمایا ہے ۔ اس کا بیان آپ کے لفظون مین یون ہے (کہ میری نیت اس سے یہ ہے کہ جو لوگ مرزا جی کے دعوون کو اپنی خوابون کی بنا پر مان لیتے ہین ان کو مطلع کرون ۔ کہ جس طریق سے آپ منزل مقصود پر پہنچنے کے مدعی ہین وہ موصل نہین ہین ۔

حق پوش تم تو استخارہ کو ایک بیہودہ حرکت اور اہل علم کے مضحکہ کا موجب قرار دے کر اس مذکورہ بالا نیت سے استخارہ کرتے ہو ۔ اور اللہ تعالیٰ کا کلام انبیار اور رُسل کے متعلق بھی یہ شہادت دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایسا کوئی رسول اور نبی بھی نہین کہ اس کی یہ حالت ہو ۔ کہ جب کوئی تمنا کرے یعنی اپنے نفس سے کوئی بات چاہے ۔ تو شیطان اس کی خواہش مین کچھ نہ ملا دے جبکہ کوئی رسول اور نبی اپنے نفس کے جوش سے کسی بات کو چاہتا ہے اور شیطان اس مین بھی دخل دیدیتا ہے ۔ تو آپ کی رویا اس قدر تلوث نفسانی کے ساتھ ہرگز قابل توجہ نہین ہو سکتی ۔ آیت شریف ھل انبئکم علی من تنزل الشیطٰن ۔ تنزل علیٰ کل افاک اثیم ‘‘ ۔ جو آپ کے شایان حال ہے اور حدیث اصدقکم رویار ۔ اصدقکم حدیثاً کو مدنظر رکھ کر فرمایئے ۔ کہ آپ کی رویار کی تعبیر کس قسم کی ہونی چاہیئے ۔ آپ کا کذب ثابت کرنے

کے لئے آپ کی کتاب کا یہی مضمون جو خواب کے متعلق جناب نے دیباچہ مین لکھا ہے ۔ کافی دلیل ہے ۔ کہ آپ نے کس قدر جھوٹ سے کام لیا ہے ۔ آپ کے اسی رسالہ کا پہلا ایڈیشن آپ کے ایک اور کذب کو ثابت کرتا ہے ۔ جہان آپ نے لکھا تھا ۔ کہ عبد اللہ آتھم ہم سے بذریعہ خط وکتابت پیش گوئی کے بعد بھی بحث کرتا رہا تھا ۔ مگر اس ایڈیشن مین اس کو اڑا گئے ۔ کہ کہین اس جھوٹ کی قلعی کھل ہی نہ جائے ۔ علم تاویل رویا مین تمام راست باز معبرین کا یہ مسلم اصول ہے ۔ کہ صالحین عباد اور انبیار کرام کو رویا مین اچھی حالت پر نہ دیکھنا بلکہ خواب مین ان کے مقدس وجود مین کسی نقص کا دیکھنا اس امر کی دلیل ہوتی ہے ۔ کہ اسیقدر نقص اس رائی شخص کی حالت مین ہے جس نے ایسا رویا دیکھا ۔ پادری عماد دین نے سرور کائنات خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کو رویا مین دیکھا ۔ کہ پادریون نے آپ کو آگ مین ڈال کر اور گرد احاطہ کیا ہوا ہے ۔ جس کی وجہ سے وہ بدبخت عیسائی ہو گیا ۔ حالانکہ اصول تعبیر کے لحاظ سے اس خواب کی تعبیر بالکل برعکس تھی ۔ اسی طرح آپ کی رویا کا حال ہے ۔ لکھنو کے شہدون کی طرح سکڑا سا چہرہ اور داڑھی بالکل رگڑ کر کتری ہوئی ۔۔ رویا مین دیکھنا آپ کی حالت کا آئینہ تھا ۔ جس قدر آئینہ مصفے ہوتا ہے اسی قدر صفائی سے اصل صورت کا عکس پڑتا ہے ۔

حضرت مرزا صاحب کا مقدس وجود آپ کو ایک آئینہ کی طرح نظر آیا ۔ جس مین آپ کو اپنی صورت نظر آئی آپ ۔۔ اپنے اس رسالہ مین حضرت مرزا صاحب کے متعلق یہ لکھتے ہین ۔ کہ مجھے مرزا صاحب ایک سفید فرش پر بیٹھے ہوئے نظر آئے ۔ مگر جب آپ کا (مؤلف رسالہ الہامات) ناپاک عکس اس مصفے آئینہ پر پڑا ۔ تو آپ کی صورت اس مین نمودار ہو گئی ۔ اگر یہ نقشہ حضرت مرزا صاحب کی حالت کا تھا تو ابتدائے رویا مین آپ کو حضرت مرزا صاحب اپنے اصل مقدس وجود کیسا تھ

سفید فرش پر بیٹھے ہوئے نظر نہ آتے جس سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ کدورت جو آئینہ مین نظر آئی ہے۔ کسی خبیث نفس کے اندرونی حالات کا انکشاف تھا۔

اب یہ امر قابل غور ہے کہ خود جناب کو لکھنو کے شہدون کے ساتھ خاص کیا مناسبت ہے۔ جس کی وجہ سے آپ کی حالت اس صورۃ خاص پر اس آئینہ مین نمودار ہوئی۔ اس کیلئے ہم آپ کے سامنے سر دست آپ ہی کی ذات کو بطور گواہ پیش کرتے ہین۔ اگر آپ لکھنو کے شہدون کے ساتھ اپنی مناسبت سے انکار کرینگے یا کوئی عذر پیش کرین گے تو ہم خود بشرط ضرورت اگر مناسب ہوا تو حسب اقتضائے موقعہ ذیل کی تین قسم کی شہادتین بطور مشتے نمونہ از خروارے اختصار کے ساتھ پیش کر دین گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جہان تک ہمارا یقین ہے۔ آپ کو ان شہادتون کی پذیرائی مین کوئی عذر نہ ہوگا۔ ہان اس پر بھی اگر آپکے نزدیک ہماری پیش کردہ شہادتین ناقابل وثوق ہون۔ تو آپ ہم کو اور شہادتین پیش کرنے کے لئے بھی تیار پائین گے۔

ہماری ہر سہ موعودہ شہادات تفصیل ذیل ہونگی

(۱) پہلی شہادت تو آپ کے سکنہ بلدہ اور اہالیان شہر کی ہوگی۔

(۲) دوسری شہادت آپ کی تصانیف سے پیدا کردہ اور اس کے ساتھ اہل ملک کی تائیدات

(۳) تحصیل علم وہنر کے زمانہ کی شہادت ہوگی جس کو ہم شہادت سمعی سے نامزد کرین گے۔ بوجہ اس کے کہ آپ کے بچپن کے زمانے مین آپ سے ہمین ذاتی نیاز حاصل نہین تھا۔ اس لئے ہم عینی شہادت پیش کرنے سے معذور ہین۔

نوٹ قابل غور۔ ہان مولوی جی آپ تو ختم نبوت کے قائل تھے۔ آپ نے کیسے اپنے اُستاد (من کان فی ھذہٖ اعمیٰ فھو فی الاٰخرۃ اعمیٰ) کی طرح نبوت کا رنگ جمالیا*

---

* ۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری کے نابینا استاد حافظ عبد المنان وزیر آباد کے رہنے والے ایک

نبوت ملنے کے متعلق اخبار اور تبلیغ کئے ہین اور یہ دونو کام آپ نے اس رسالہ کے ذریعے کئے ہین کیونکہ آپ خود قبل از وقت یہ پیشگوئی شایع کرتے ہین۔ جو نبیون کی شان ہے کہ (مرزا جی کا انجام اچھا نہ ہوگا) اور پھر پیر گولڑوی کی ایک پیشگوئی کی تصدیق کرکے اس کی نبوت کے بھی قایل ہوئے ہین۔ اگر انکار ہو۔ تو آپ اپنے رسالہ الہامات کے تیسرے ایڈیشن کے صفحہ اوّل کو ملاحظہ فرمادین جہان پیر جی کی پیشگوئی اور اپنی تصدیق نقل فرمائی ہے۔ پیر صاحب کی پیش گوئی کے یہ لفظ ہین۔ (اس رسالہ کے ملاحظہ سے مرزائیون کے دل مین رعب ڈالا جائے گا۔)" اور آپ کی تصدیقی عبارت یون ہے کہ حضرت پیر صاحب کی یہ پیش گوئی حرف بحرف پوری ہوئی۔ کہ مرزا جی باوجود انعام کے اس رسالہ کا جواب نہ دے سکے۔ آپ کی دو پیش گوئیان اسی رسالہ مین اور بھی ہین جس کا بیان ٹائیٹل پیج کے صفحہ اول پر تیسرے ایڈیشن مین پیشگوئی کے طور پر یون کیا ہے "و ان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ۔ اور دوسری پیشگوئی کا ذکر رسالہ ہذا کے صفحہ دس پر جناب نے ان لفظون مین کیا ہے۔ لیکن یہ بھی پیشگوئی کے طور پر کہتے ہین کہ کسی مرزائی کو اس طریق سے مباحثہ کرنے کی جرأت نہ ہوگی" (باقی دارد)

---

* بقیہ حاشیہ۔ تانہ اشتہار مین لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ وہ تمام لوگ جو قرآن کریم اور حدیث کا درس دیتے ہین وہ سب کے سب اللہ تعالیٰ کے محبوب کے منصب نبوت کو جو نبیون کا کام ہے۔ اپنے ذمہ پر اٹھائے ہوئے ہین جس کا صاف مفہوم یہ ہے کہ آپکو بھی ادعائی نبوت کا دعوی ہے نیز۔ مولوی صاحب نے اپنے ایک رسالہ مین نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کئی مشابہتون کا اپنے وجود مین ذکر کرکے نبوت کی سیڑھی جمائی ہے۔ منہ

وصیت

مین مسمی محمد مستاع ولد میان کریم بخش صاحب قوم لوہار ساکن موضع چھانپہ تحصیل وضلع لاہور۔ بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضا مندی سے آج بتاریخ یکم جنوری ۱۹۱۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔ جو مین اپنی قلم سے خود لکھدیتا ہون۔

(۲) مین اقرار کرتا ہون کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعودؑ کے رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور ان کا مرید اور پیرو ہون۔

(۳) مین اقرار کرتا ہون کہ مین نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے۔ تمام وکمال پڑھ لیا ہے۔ مین ان ہدایات کا جو اس مین درج ہین۔ پابند ہون اور ایسا ہی مین ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند ہون گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شایع ہوئی یا آئندہ شایع ہون گی۔ مین ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات وضوابط قواعد اور شرائط مشتہرہ انجمن مذکورہ کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہین گے۔

(۴) میری جائداد جو اس وقت حسب ذیل ہے۔ بائیسکل نوین چھبیس ۲۶ عدد اور تمام پرزہ جات بائیسکل اور سونگر مشین کے متعلق اور کچھ زیورات وغیرہ وغیرہ جس پر اس وقت میرا مالکانہ قبضہ ہے اور اس جائیداد مین میرا کوئی شریک نہین۔ مین آج کی تاریخ اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہون۔ کہ میری یہ جائیداد جو اس وقت جس کی قیمت تقریباً چار ہزار پانسو روپیہ ہے۔ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے انجمن مذکورہ کا وہ حصہ یار رہیگا کہ میرے مرنے کے

بعد اس جایئداد کو میری بقیہ جایئداد سے الگ کر کر
یا اس میں شامل رہنے دے یا اس کو فروخت کر کے
اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے تو
اس وصیت کردہ جایئداد سے مفاد اٹھا کر اغراض
انجمن کو پورا کرے۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے
اس وصیت کردہ جایئداد کی مالک متصور ہوگی۔ میرے
کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی۔ میری
اس وصیت کردہ جایئداد سے کوئی تعلق نہیں۔
اگر میری جایئداد وصیت کردہ کی قیمت آئندہ بڑھ
جاوے۔ تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے۔
بحساب ۱/۳ حصہ کے۔ اگر خدانخواستہ میری
جایئداد مذکور کسی وجہ سے کم ہو جاوے۔ تو ہر
حالت میں انجمن احمدیہ ۱/۳ حصہ اس ترکے کی حقدار
سمجھی جاوے گی۔ جو جایئداد میرے مرنے کے
بعد ترکہ ہوگا۔ میری طرف سے ایک عرض ہے اگر
میری اولاد اس وقت میں میرے مرنے کے بعد یہ
درخواست کرے۔ کہ جایئداد ۱/۳ جو ہو اس کی
قیمت علاوہ پختہ طور پر تحریر کرا کے ایک سو روپیہ
ماہوار انجمن احمدیہ لیتی رہے۔ جب تک وہ تعداد
پوری نہ ہو جاوے۔ یہ اس حالت میں ایسی بات
اختیار کی جاوے کہ جس حالت میں میری اولاد کی
طرف سے کوئی معتبر اور پختہ ضمانت دینے کو طیار ہو
تا کہ بعد اس کے کوئی کسی طرح کا دھوکا صدر انجمن احمدیہ
کے ساتھ نہ ہو۔ اس درخواست کی منظوری پر موقع
انجمن احمدیہ کے اختیار میں ہوگا۔ اس کے علاوہ
تمام مال میرا حسب ہدایات قرآن مجید کے تقسیم کیا
جاوے۔ اگر میں کسی جنون میں آکر یا کسی کے دباؤ
میں یا کوئی اور وجہ سے وصیت کر دی یا آئندہ
کروں اور وہ قرآن مجید کے خلاف ہو تو وہ ناجائز
سمجھی جاوے۔ ہاں اگر جس کے نام کی دیگر کوئی
وصیت میں لکھوں اور واقع اس آدمی کا بموجب
قرآن کے حق ہے۔ تو جسقدر قرآن مجید کی حکم کی
اس کو دینی طور پر مناسب اجازت دیں۔ حقدار ہو
سکتا ہے۔ میں نے ایک عورت کے نام وصیت
پانسو روپیہ کے متعلق کی تھی۔ اور بعد اس کے مجھ کو
معلوم ہو گیا کہ سوائے محل کے خرچ کرنا گناہ
ہے۔ سو وہ وصیت میں منسوخ کرتا ہوں۔ اور [illegible]

کے بعد انجمن احمدیہ کو اپنا منفعت اور امین قرار دیتا
ہوں۔ جو اس وقت درمیان ہو کہ میری اولاد
یا اور کوئی وارث ہو۔ غلط راہ اختیار کرا دے
جس میں انہوں کے ذلیل ہونے کا خطرہ نہ رہے
اور وقتاً فوقتاً میرے تمام بھائی احمدی نگاہ
رکھیں۔ جزاکم اللہ خیرا۔
(۵) میں اقرار کرتا ہوں کہ بعد میں کوئی جایئداد اور
ماسوائے جایئداد مذکورہ کے میری متروکہ
ثابت ہو۔ تو ایسی جایئداد فاضلہ کے متعلق بھی
میری یہ وصیت ہے۔ کہ جس کا مفصل ذکر میں
نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ میں وصیت کیا ہے۔ میں
ایسی کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہوں گا۔
(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے
کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر
میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت
میری نعش ایک صندوق میں بند کر کے حسب
ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکی ہیں یا آئندہ
شائع ہوں گی۔ دارالامان قادیان میں پہنچا دے
اور وہاں مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد
کی جاوے۔
(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین
اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں
دفن کرنے کے متعلق جسقدر خرچ اخراجات
ہوں۔ ان اخراجات کی متکفل میری یہ جایئداد
وصیت کردہ جس کا ذکر میں نے فقرہ نمبر ۴ و ۵
میں کیا ہے ہرگز نہیں۔ ان اخراجات کا
حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان
اندازہ کرے میں رقم مذکور کو مجلس کے حوالہ کر
دوں گا۔ جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے
میں کرا دوں گا اور اگر ان اخراجات کے لئے
میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کر سکا اور
ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ ان اخراجات سے کم
ہوں تو میری دیگر متروکہ جایئداد جو یہ وصیت کردہ
جایئداد شامل نہ ہوگی۔ ان اخراجات کی متکفل ہوگی
اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے
کے ذمہ وار ہوں گے۔ جو میری روح کی نجات کا
باعث ہوں گے اور میرے پسماندگان ان

اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھیں گے
(۸) میں بھی اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں نے یہ وصیت
صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آئندہ
کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہیں میری نعش
مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکی۔ تو اس صورت میں بھی
میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جایئداد کے متعلق
کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے
درست اور قائم رہے گی لیکن یہ ضروری ہوگا کہ
میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش
کی جائے اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان
اجازت نہ دے میری نعش کو اور کہیں دفن نہ کیا
جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ پر
دفن کی جا سکتی ہے۔
(۹) اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی میں
نہ دفن ہو سکی۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش
میں جمع کرا چکا ہوں گا یا میری جایئداد متروکہ سے
وصول ہوئے تھے اس کو بھی وصول اور خرچ
کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا بلکہ مجلس
کو ہوگا۔

العبــــد
محمد موسیٰ بقلم خود یکم جنوری سنہ ۱۹۰۶ء
گواہ شد
عبیداللہ تھتھو سکنہ موضع چھاپہ چالوار ریلوے ورکشاپ
گواہ شد
شاہدین ولد مولابخش سکنہ مادو ملازم ریلوے ورکشاپ

وصیت

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی
رسولہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔
امّا بعد۔ (۱) میں مسمّی شاہدین ولد میاں
شیخ احمد صاحب مرحوم قوم لوہار اصل وطن موضع
ساہو وال۔ تحصیل ڈسکہ۔ ضلع سیالکوٹ
حال اسٹیشن ماسٹر نارتھ ویسٹرن ریلوے متعینہ
اسٹیشن لارنس پور ضلع اٹک۔ بقائمی ہوش و
حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی

سے آج بتاریخ ۱۲ مئی ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) میں اقرار کرتا ہوں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں۔ اور اُن کا مُرید اور پیرو ہوں۔

(۳) میں یہ بھی اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں نے رسالہ الوصیۃ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہُوا ہے۔ تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ میں ان تمام ہدایات کا جو اس میں درج ہیں۔ بحول و قوت تعالیٰ پابند ہوں۔ اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند ہوں گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے یا اُن کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آیندہ شائع ہوں گے میں ان تمام کا اور ایسا ہی [illegible] بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد اور شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہونگے۔

(۴) میری جائداد اس وقت نقد روپیہ نقد ہے جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کے پراویڈنٹ انسٹی ٹیوشن میں میرے نام کا زیر ڈیپازٹ اکونٹ ۸۶۵۱ جمع ہے۔ جس کی تعداد ۱۳ مارچ ۱۹۰۵ء کو بموجب اطلاع ڈیپازٹ اکونٹ ۱۳۶۶ روپیہ ۶ / ۳ پائی تھی اور جو ملازمت کے ساتھ ساتھ بڑھ رہی ہے۔ اس جائداد میں میرا کوئی شریک نہیں۔ میں آج کی تاریخ اس جائداد کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس جائداد کا [illegible] حصہ اغراض و مقاصد صدر انجمن احمدیہ میں صرف کیا جاوے [illegible] باقی روپیہ دو تہائی بعد ادائے قرضہ جو میرے ذمہ ثابت ہو ورثاء پر بموجب احکام شریعت اسلام تقسیم کیا جاوے مگر چونکہ میرا مدعا یہ ہے۔ کہ میری تمام وصیت کا عملدرآمد صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ہی معرفت اور نگرانی میں ہو۔ لہذا میں نے فارم آف ڈیکلیریشن سکرٹری انجمن مذکور کے نام مرتب کر کے ریلوے پراویڈنٹ انسٹی ٹیوشن میں داخل کر دیا ہے اور اس کی ایک نقل بہ دستخط خود شامل وصیت ہذا کر دی ہے۔ تا کہ اس کے مطابق یہ روپیہ جائداد انجمن مذکورہ بالا خود ہی ریلوے سے وصول کرے اور خود ہی حسب وصیت تقسیم کرے میرا کوئی وارث خواہ احمدی یا غیر احمدی ہو میری اس وصیت کردہ جائداد میں مداخلت کرنے کا مجاز نہیں۔

(۵) میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ماسوائے جائداد مذکور میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ وصیت کیا ہے۔ میں ایسی جائداد کو وقتاً فوقتاً انجمن مذکور اطلاع دیتا رہوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ البتہ میرے مرنے کے بعد جو زیورات وغیرہ میری ہر دو زوجہ کے قبضہ میں ہوں۔ وہ میری جائداد متروکہ میں متصور نہ ہوں۔ کیونکہ ان کی وہ ہر دو مالک ہوں گی۔

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری نعش کو ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکی ہیں یا آیندہ شائع ہوں گی۔ قادیان دار الامان میں پہنچائی جاوے اور وہاں مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز اور تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جس قدر اخراجات ہوں۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کر کے میں رقم اخراجات کو علیحدہ مجلس مذکور کے حوالہ کر دوں گا۔ جس کا اعلان [illegible] مجلس مذکور کی طرف سے کرا دونگا اور اگر اخراجات کے لئے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کر سکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم [illegible] کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی۔ تو صدر انجمن احمدیہ قادیان ان اخراجات کو اس باقیماندہ ⅔ حصہ جائداد سے جو فقرہ نمبر ۴ میں وصیت شدہ ہے پورا کرے۔

(۸) میں یہ بھی اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آیندہ کے باعث جن کا مجھے اسوقت علم نہیں میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکی۔ تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے میری نعش اور کہیں دفن نہ کیجاوے۔ البتہ امانت کے طور پر اور کہیں دفن کی جا سکتی ہے

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکی تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش جمع کرا چکا ہوں گا ان کی بابت صدر انجمن احمدیہ قادیان کو کلی اختیار ہوگا کہ جس طرح مناسب سمجھے انہیں خرچ کرے۔ اب میں اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر اس وصیت کو ختم کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ میری یہ وصیت رضاء الٰہی کا موجب ہو آمین۔ ربنا اغفر لنا ذنوبنا وکفر عنا سیئاتنا وتوفنا مع الابرار آمین یا رب العالمین۔ ۱۲ مئی ۱۹۰۶ء

گواہ شد

عبدالرحمان ولد محمد موضع بہنوہ ضلع ہوشیارپور حال سٹیشن ماسٹر لارنس پور بقلم خود

گواہ شد

محمد عالم ولد میاں شاہ محمد مرحوم سکنہ جوڑیاں خورد ضلع سیالکوٹ حال چوکیدار ریلوے لارنس پور بقلم خود

العبد

عاجز شاہدین احمدی سٹیشن ماسٹر نارتھ ویسٹرن ریلوے متعینہ لارنس پور۔

عیسائیوں کی ہمت سے

یسوع مسیح کی صرف ایک ہی

پیشگوئی لفظاً پوری ہوئی

اور وہ یہ ہے -

یسوع نے کہا ہے۔ "مین صلح کے لئے نہین آیا بلکہ تلوار لے کر آیا ہون" مین زمین پر آگ لگانے آیا ہون اور مین کیا ہی چاہتا ہون کہ لگ چکی ہوتی ..... کیا تم گمان کرتے ہو۔ کہ مین زمین پر میل کروانے آیا ہون۔ نہین! مین تمہین کہتا ہون بلکہ جدائی۔ کیونکہ اب سے ایک گھر کے پانچ آدمی تین دو کے برخلاف ہون گے۔ اور دو تین کے۔ اور بیٹا باپ سے اور باپ بیٹے سے اور ماں بیٹی سے اور بیٹی ماں سے اور ساس بہو سے اور بہو ساس سے برخلاف ہوگی۔ دیکھو لوقا $\frac{12}{49\text{ سے }53}$ وغیرہ

مسیحی جنٹلمین اکثر اس بات پر زور دیا کرتے ہین۔ کہ ان کے مذہب مین حلم اور بردباری اور انکساری کی ایسی کامل تعلیم ہے۔ جو کسی دوسرے دین مین پائی نہین جاتی اور ان کے خداوند یسوع مسیح نے بھیڑون کی طرح مسکین مزاج اور منکسر الطبع ظاہر کر کے اپنے آپ کو برہ ثابت کر دکھایا اور بہت شد و مد کے ساتھ اپنی اس حلم طبع پر لوگون کو یقین دلانے کے لئے یہ تعلیم سنائی کہ اگر تم کو ایک گال پر کوئی طمانچہ مارے۔ تو دوسری گال آگے کر دو۔

عیسائی دنیا مین یہ ایک ایسی مسلّم اور مشہور و معروف تعلیم ہے۔ کہ جس پر ہر فرقہ کا عیسائی بڑا ناز اور فخر رکھتا ہے اور مذہبی کارزار کے میدان مین اس جملے کو بطور سپر لے کر طرح طرح کی کارروائیون سے عوام کو دھوکہ مین ڈالنے کے حیلے کرتا رہتا ہے

لیکن اگر غور کیا جائے اور نور قلب اور عقل سلیم کی معیار پر لگا کر دیکھا جاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ حقیقتاً یہ تعلیم انسانی فطرت کی ضروریات اور لوازمات کو پورا کرنے سے بالکل عاری ہے۔ صرف یہین تک نہین۔ بلکہ نہایت پرلے درجہ کی دون ہمتی بزدلی۔ بے غیرتی۔ بے عزتی۔ بد انتظامی حق تلفی۔ غدر۔ بے مہری اور ..... وغیرہ سکھلانے اور نوع انسان مین پھیلانے کا اس سے بڑھ کر اور کوئی دوسرا ذریعہ نہین معلوم ہوتا انسان کو خدا تعالےٰ نے مختلف قسم کی جایدادون کے مالک بننے کا جوہر عطا کیا ہوا ہے۔ زمین پانی۔ پہاڑ۔ چارپائے۔ اور ان کے اور ان کے ذریعے سے ہر قسم کے پیداوار کا انسان ہی مالک ہو سکتا ہے اور ہے۔ کوئی دوسرا حیوان اس مین اس کا شریک اور ہم پلّہ نہین۔ اور اس کے مملوکات اس کی اولاد مین بذریعہ حق وراثت منتقل ہوتے ہین۔ جس کا مدار عورت اور خاوند کے جایز اور معروف تعلق پر رکھا گیا ہے ان تمام حقوق کی حفاظت کے لئے انسان مین مروّت شجاعت۔ غیرت۔ انتظام اور محبت وغیرہ ضروری اجزاء اور اوصاف رکھے ہوئے ہین اور اپنے جایز اور صحیح حقوق کی حفاظت کرنا انسانی فطرت کا سب سے پہلا کام ہے۔ انسانی تمدّن حقوق اور امن پر ہی قایم ہے اور عزت کی خواہش طبعی طور پر انسان کے رگ و ریشہ مین رکھی ہوئی ہے۔ ان تمام کی حفاظت کے لئے جُرأت اور انتظام اور شجاعت اور انتقام کو عمل مین لانا انسان کے لئے ضروری رکھا ہُوا ہے انسان کا طبعی فرض ہے کہ موقع و محل پر ان قوتون کو استعمال مین لاوے اور معطّل نہ کرے۔ انسان کو کب گوارا ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی دشمن یا ظالم جابر یا چور حرامکار آوے اور وہ اس کو ایک طرف طمانچے مارے اور یہ دوسری گال آگے کرے۔ یا وہ اس کو ایک طرف تلوار کا زخم لگاوے اور یہ دوسری طرف اس کے آگے کر دے۔ یا وہ اس کا اندوختہ اٹھا لیجاوے اور یہ اس کو باقی کا مال بھی دیدے۔ یا وہ اس کا بیٹا یا بیٹی اُٹھا لیجاوے اور یہ دوسرے بچے بھی اس کے حوالہ کر دے۔ یا وہ اس کی بیوی کو کھینچ کر لے جانا چاہے[م]۔ اور یہ اس کے حوالے تمام اشیاء بھی کر دے۔ یا وہ اس کے ساتھ کوئی ظالمانہ حرکت کرنا چاہے۔ اور یہ چپکے سے نرم ہو کر برداشت کرے اسی طرح دوسرے تمام امور پر قیاس ہو سکتا ہے۔ اور یہ انسانی برداشت سے بالکل باہر ہین

دراصل کسی کو ناحق طمانچہ مارنا ایک جرم ہے اور اخلاقی تعلیم مین جرائم کے جواز اور عدم جواز کے لئے ان کی خفت اور ثقالت کو ملحوظ نہین کیا جاتا۔ اس مسیحی تعلیم کا ماحصل یہ ہی ہے کہ انسان نہ تو حفاظت خود اختیاری ہی کرے۔ اور نہ اپنے اموال اور املاک اور بال بچے غاصب کے ہاتھ سے بچاوے۔ اور نہ حملہ آور کے حملہ کو روکے کوئی کنوئین مین دھکا دے۔ تو اس مین خود کود پڑے کیا یہ تمام شقین اس مسئلہ کے رواج سے لازم نہین آتین۔ ؟

جو شخص دشمن اور ظالم کے ظلم سے اپنے آپ کو نہین بچاتا۔ وہ دون ہمت اور بُزدل کہا جاتا ہے۔ جو اپنی عزت کے لئے غیرت نہین رکھتا وہ بے عزت اور بے غیرت ہے۔ جو اپنے مال و جایداد کی حفاظت نہین کرتا۔ وہ بد انتظام ہے۔ جو لوگ جرائم کے فروغ اور ان کے انسداد کے ذرائع اور اسباب سے واقف ہین وہ خوب جانتے ہین۔ کہ جرائم ہمیشہ عدم انتظام یا ضعف انتظام سے جُرأت پا کر فروغ پاتے ہین۔ اور انتظام ہوتا ہی اس لئے ہے۔ کہ غیر مستحقون سے حق محفوظ رکھے جاوین۔ اور کسی کو کسی کی حق تلفی کی اجازت نہ دی جاوے۔ لیکن اس تعلیم کا مآل یہی ہے کہ جو جس کی کوئی شے چاہے۔ لے جاوے اور اس کو روکا نہ جاوے۔ اس حکم کے رو سے گویا روکنا گناہ ہے۔

یہ ایک ایسی تعلیم ہے کہ جس کو انسان برداشت نہیں کر سکتا اور کسی حد تک کرے (جو ناممکن ہے) بھی تو زیادہ دیر تک برداشت کرنا قطعاً ناممکن ہے۔ اگر بد انتظامی اور حق تلفی عام ہو جاوے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ تمام دنیا مین غدر اور

[م] اور یہ اس کے ساتھ اس کو جانکی اجازت دیدیا اور اسکی زمین و مکان چھینا جاوے

بے انصافی عام طور پر پھیل جاوے اور طبائع سے رحم اور شفقت اور ہمدردی بالکل خارج ہو جاوے۔ اور محبت اور تمدن اور احسان دنیا کی ڈکشنریوں سے بالکل منہا ہو جائین۔ لیکن جن نتائج کے پیدا ہو جانے کا ہمین اندیشہ ہو سکتا ہے۔ وہ نرے قیاسی ہی نہین۔ بلکہ وہ ایسے ہین۔ کہ جو بدیہہ طور پر ثابت ہو کر اپنی مثالین دنیا مین قائم کر چکے ہین۔ خود یسوع مسیح نے ایک طرف اس تعلیم کو پیش کر کے دوسری طرف اس تعلیم کو پیش کر دیا ہے۔ جو اس کا نتیجہ ہونے والی تھی۔ یعنے "مین تلوار لے کر آیا ہون"۔ مین زمین پر آگ لگانے آیا ہون۔ مین جدائی کرانے آیا ہون۔ باپ بیٹون اور مان بیٹیون مین تفرقہ اور نفاق ڈالنے آیا ہون جیسا کہ اس مضمون کے ابتدا مین لکھی ہوئی آیات سے واضح ہو رہا ہے۔ یعنے وہ یسوع مسیح جس کی اس تعلیم پر ناز کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کوئی ایک گال پر طمانچہ مارے تو چاہیئے کہ تم دوسری گال آگے کر دو۔

وہ یسوع مسیح جو بھیڑون کا سا حلم سکھلانے کا ذمہ وار ہوا تھا۔ وہ کہتا ہے جنگ و فساد اور لڑائی اور بے امنی اور تفرقہ وغیرہ سے دنیا کو پر آشوب کر دُون گا۔

اگر اس کو اس کا نتیجہ نہ مانا جاوے۔ تو دونون تعلیمین متزاد ہونے کی وجہ سے تعلیم دینے والے پر ایک اور خطرناک دھبہ لگانے کا موجب ٹھہرتی ہین۔

تعلیم کا صحیح مفہوم تو وہی ہوتا ہے۔ جو خود معلم کے عملی نمونہ سے مستنبط اور واضح ہو سکے اور اس سے دوسرے درجہ پر ایسے لوگون کی عملی زندگی مین اس کے اکثر نمونے پائے جائین جن کو اس کے ساتھ ایمانی قرب حاصل ہو۔ پھر ان کے بعد تیسرے درجہ پر عام پیروون مین بھی اس کے عمل کے آثار کے نقش نہ نظر آوین لیکن جس قدر وسعت کے ساتھ عیسائی دنیا نے ہاتھ سے اپنے حالات کی تواریخ کے اوراق کھولے ہوئے ہین۔ ہمین کسی جگہ اس تعلیم کے لفظاً عملی نمونے نظر نہین آتے پہلے تو جناب یسوع مسیح صاحب کی طرف دیکھا جاوے۔ کہ اگر یہ کلام اُن کا ہے تو کسی ایسی حالت مین نکلا ہوا معلوم ہوتا ہے کہ جس وقت ان کو کسی سخت مجبوری کی وجہ سے اپنے الفاظ پر ضبط نہ رہا تھا۔ کیونکہ اگر کسی سلامتی کی حالت مین یہ کلام اُن کے دہن مبارک سے نکلتا تو اُس پر خود بھی عمل کر کے دکھلاتے۔ اور اتنے بڑے دعوے کے ثبوت کے لئے طبعی طور پر نشان طلب کرنے والون کو "حرامکار لوگ" یا دوسرے موقعون پر کبھی لوگون کو "سُور" اور کبھی اس سے بدتر الفاظ فرما کر اور نبیون کے حق مین پہلے درجہ کی بد زبانی کر کے اپنے حلم کے نمونے ظاہر نہ کرتے۔ آپ کی زبان ایسی حلیم تھی۔ کہ جس حلم سے آپ کی مختلف سوانحعمریان۔ جو شاگردون کی لکھی ہوئی ہین۔ اور جن کو عہد نامہ جدید کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ بھری پڑی ہین۔ اور زمین رو رہی ہے۔ کہ ایسا تند زبان حلیم میرے فرش پر پھر نہین پیدا ہوا۔ دوسری طرف آپ کا عملی حلم قابل غور ہے اول تو عملی حلم زبان کے انداز سے ہی سمجھا جا سکتا ہے۔ لیکن اس کے اتنے بڑے ثبوت موجود ہین۔ کہ صرف اسی قناعت کی ضرورت ہی نہین یہ کیسا خوب حلم ہے۔ کہ جب بھوک لگے تو شاگردون کو حکم دیا جاوے کہ لوگون کے کھیتون سے بُھٹے چورا کر کھانے کو لے آئین ایسا ہی آپ کے دوستون اور حواریون کے حالات سے واضح ہو رہا ہے کہ ان کو بھی اس تعلیم نے اُلٹا اثر کیا تھا۔ یا اُن کے معلم نے سمجھایا ہی نہ تھا۔

مسیحی صاحبان یہ کہہ سکتے ہین کہ غاصب پر یہ حکم بھی ایسا ہی فرض ہے جیسے مظلوم پر لیکن اس کے جواب کا مواخذہ ہم پر نہین ہو سکتا۔ اس کے ذمہ وار تو خود وہ صاحب ہی ہین۔ جنہون نے دنیا مین ایسی تعلیم پیش کر کے حملہ آورون کے وجود کو تسلیم کیا۔

یسوع مسیح اور اس کے دوستون اور ان کے پیروون کے عملی نمونہ سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ وہ اس تعلیم کے یہ معنے جو عام طور پر عیسائی ہمارے سامنے کرتے ہین نہ سمجھتے تھے۔ بلکہ دراصل اس تعلیم سے اس کی منشا یہ تھی۔ کہ دنیا مین بد انتظامی اور تفرقہ اور فتنہ اور بے اعتدالی کا غلبہ ہو جاوے اور جہان "تنگ و تاریک ہو کر تباہ ہو جاوے جو ان کی اس تعلیم سے ظاہر ہو رہا ہے۔ جس کو ہم نے اس مضمون کے شروع مین نقل کیا ہوا ہے۔ اس امر کو زیادہ واضح طور پر ثابت کرنے کے لئے ہم متقدمین عیسائیون کے حالات سے موخرین کے حالات تک دیکھتے اور اندازہ لگاتے ہین۔ ہم کو تواریخ بتلا رہی ہے کہ ظلم اور بے رحمی سے کشت و خون سے عیسائیون نے دنیا کو ایسا دھندلا کر دیا۔ کہ اُن کی نظیر کبھی گذری ہی نہین۔ چنانچہ ایک مشہور عیسائی نژاد آر جی انگرسل اس حالت کا خاکہ ذیل کے الفاظ مین کھینچا ہے۔

ایک لفظ مذہب نے حافظہ کے سارے افق کو جنگ و جدل۔ فتنہ و آشوب۔ ظلم و جور اور کشت و خون کے نظارون سے معمور کیا ہوا ہے۔ اسی ایک لفظ سے وہ تمام سامان سامنے آ جاتے ہین۔ جن سے انسانون نے انسانون پر بیدردی سے ظلم کئے۔ اسی ایک لفظ کے احاطہ مین ہی پچھلے زمانہ کے تمام قید خانے ایندھن اور شعلے موجود ہین اور اسی دایرہ مین آیندہ کا ابدی دوزخ رکھا ہوا ہے۔ ان عیسائیون نے ہمدردی اور حلم کے جامون مین انسان پر اپنی نفرت کا نزلہ گرایا۔ اگرچہ عیسائی لوگ عالمگیر محبت کے وعظ کہتے چلے آئے ہین۔ لیکن دنیا مین جنگ و جدل اور فتنہ و فساد بر پا کرنے مین ان کا کبھی کوئی ثانی نہین ہوا۔ یہی وہ حضرات ہین۔ جنہون نے بہت خطرناک تباہ کن آلات حرب ایجاد کئے۔ بندوق طپنچہ۔ توپ۔ بم کے گولے۔ تارپیڈو۔

پٹھنے والے گوسے وغیرہ سب انہیں حلیم مزاجوں کے داغوں کے نتائج ہیں۔ سارے فنون سے بڑھ کر فن حرب میں انہوں نے وہ کمال پیدا کیا ہے۔ کہ اس کا ثانی نہیں۔ کبھی کسی مسیحی نے اُن بےکس وحشی لوگوں کے حال پر رحم نہ کھایا اور نہ پرانے زمانہ کے عیسائیوں نے کسی دوسری قوم کی حق شناسی کی۔ قدیم زمانہ کے عیسائی تو غیر قوموں سے تلوار اور آگ سے مباحثہ کیا کرتے تھے۔ اور ان کے بعد کے لوگوں میں بھی ان کو نسٹیشن کا خون جوش مارتا رہا ہے جو عیسائی اپنے آپ کو خدا کا مقرّب سمجھتا ہے۔ وہ دوسرے لوگوں کو حقارت سے دیکھنا فرض جانتا ہے۔ جب ان میں سے کسی کو اس بات پر ایمان ہو جاتا ہے۔ کہ اس کو سچائی خدا سے ہاتھ لگ گئی۔ تو پھر اس میں سے صلح کی رُوح اُٹھ جاتی ہے۔ اس میں وہ حیا نہیں رہتا۔ کہ انسان پُرخطا ہے۔ اُسے اپنے مذہب پر گھمنڈ ہو جاتا ہے اور جاہلانہ ایمان سے ظلم پیدا ہوتا ہے۔ اپنے آپ کو خدا کا غلام سمجھ کر اور خدا کو ظالم قرار دے کر اس خیالی ظالم کا آپ نمونہ اختیار کرتا ہے۔ وہ ساری دنیا کے دو حصے کر دیتا ہے۔ ایک حصے میں نیک اور دوسرے میں گنہگاروں کو شمار کرتا ہے۔ ایک حصہ ایماندار اور دوسرا حصہ بے ایماندار لوگوں کا سمجھتا ہے۔

حلیم مزاج عیسائی دنیا نے جس قدر انسانوں کو محض اپنا دین منوانے کی خاطر قتل کیا اور جس طرح دنیا میں طرح طرح کے مکروں سے بدامنی پھیلائی اور تفرقہ و فتنہ و آشوب ڈالا۔ وہ واقعی بےنظیر ہے۔ اس کے متعلق مضمون اُردو ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ دسمبر میں موجود ہے۔ ہم یہاں اس مختصر میں کہاں اس کی تشریح کر سکتے ہیں۔ لاکھوں کیا بلکہ کروڑہا یہودی۔ کروڑہا بُت پرست کروڑہا معصوم بچے اور بوڑھے اور عورتیں ان لوگوں نے بے دریغ تہ تیغ کر دیں اور جس بیرحمی سے مسلمانوں پر ہسپانیہ اور یروشلم کے صلیبی جنگوں کے موقعوں پر ہاتھ صاف کیا۔ وہ ہی صفحہ تاریخ

پر بہت گہرے اثر رکھتا ہے۔ ان سب کا ذمہ دار صرف مذہبی بزرگوار ہی ہوئے ہیں۔

پس یہ تمام باتیں ثابت کر رہی ہیں۔ کہ اگر دنیا میں مسیح کی کوئی پیشگوئی لفظاً لفظاً پوری ہوئی ہے۔ تو وہی ہے۔ جو اس مضمون کی سرخی میں درج ہے۔ والسّلام

خاکسار معراج الدین عمر۔

ہز ہائینس امیر حبیب اللہ خان صاحب والئے کابل کی ہندوستانی ملکہ

اسے کابل کی ہندوستانی ملکہ

خان صاحب والئے کابل کی چار بیویاں ہیں۔ انہیں سے ایک ہندوستانی ہیں۔ جو یوسف خان بارک زئی کی صاحبزادی ہیں۔ حرم سرا وہ ہندوستانی ملکہ کے نام سے مشہور ہیں۔ اُن کے بطن سے ایک بیٹی پیدا ہوئی ہے۔ وہ تعلیم یافتہ حسین اور باحیا لیڈی ہیں۔ انہوں نے ایک ہندوستانی مکتب میں تعلیم حاصل کی تھی۔ وہ پڑھی لکھی ہیں گانا جانتی اور پیانو بجا سکتی ہیں۔ وہ افغانستان کے سیاسی حالات سے واقف ہیں۔ جیسی کہ وہ امور خانہ داری میں ماہر ہے۔ وہ حکمران افغانستان۔ یا اُس کی رعایا یا اُس کے انتظام حکومت کو پسند نہیں کرتیں۔ جب امیر صاحب کو اس بات کی اطلاع ہوئی۔ تو وہ اُن کی چاہیتی بیوی ہونے کی عزت کھو بیٹھیں۔ اب وہ درجہ دوئم کی بیوی خیال کی جاتی ہیں۔ علمائے دین نے امیر صاحب کو چار بیویاں رکھنے کی اجازت دیدی ہے۔ "ہندوستانی ملکہ" کو اس کی ہزار روپیہ سالانہ الاؤنس ملتا ہے۔ اور سب سے بڑی بیوی کو جو چاہیتی بیوی ہے۔ ایک لاکھ روپیہ سالانہ دیا جاتا ہے۔ درجہ سوم کی بیوی کو بیس ہزار اور درجہ چہارم کی بیوی کو چودہ ہزار روپیہ سالانہ ملتا ہے۔ چاہیتی بیوی کے پاس کپڑے سینے کی مشین ہے۔ جس سے وہ اپنے بچوں کے کپڑے خود تیار کرتی ہیں۔ "ہندوستانی ملکہ" شاہی نسل سے ہیں۔ اس لئے وہ شاہانہ طریقہ سے رہتی ہیں۔ وہ ایک بہت بلند حوصلہ خاتون ہیں اور انگریزی کپڑے پہنتی ہیں۔ جو تیس برس پیشتر پہنے جاتے تھے۔ امیر صاحب عورتوں کے لباس میں بڑی سختی برتتے ہیں اُن کا خیال ہے کہ نسوانی حسن کو چھپانا چاہیئے۔ نہ کہ اسے دوسروں پر ظاہر کرنا چاہیئے تین برس ہوئے امیر صاحب کو معلوم ہوا کہ عورتیں اپنے خط و خال کی موزونیت کا ایک خطرناک استعمال کرتی ہیں۔ اُسی وقت حکم دیا کہ سفید برقع کی بجائے خاکی پہنا جائے اور اس کے خلاف دیکھا جائے تو پچاس روپے جرمانہ کیا جاوے۔ اس پر نوجوان عورتوں نے بہت واویلا کیا اور فرمان پر ہزار بار لعنت بھیجی۔ (رہبر)

رسید زر

تاریخ	نمبر	نام	رقم
۱۳- نومبر ۱۹۱۶ء	۹۰	ڈاکٹر ممتاز علی خان صاحب	سے/
۱۲- " "	—	مولوی عبد اللہ شاہ صاحب	۱۲/ عہ/
۱۲- " "	۱۰۷	عبد الرحمان صاحب	سے/
۱۲- " "	۱۰۹	زین الدین صاحب	سے/
۱۲- " "	۲۳۲	نواب محمد علی خان صاحب	عہ/
۱۳- " "	۱۲۴۳	امام بخش صاحب	۶/ عا/
۱۳- " "	۱۲۴۴	نواب برق الدولہ صاحب	سے/
۱۳- " "	۱۲۴۶	شیخ شبراتی صاحب	سے/
۱۳- " "	۱۲۵۳	نبی بخش صاحب	۶/ ۱۲/
۱۴- " "	۱۲۵۵	ماسٹر عبد الرحمان صاحب	۶/
۱۴- " "	۱۲۵۲	ملک کرم الٰہی صاحب	سے/
۱۵- " "	۱۲۷۹	نبی بخش صاحب	۶/ ۱۲/
۱۵- " "	۲۸۲	عبد الرحیم ولد خلیفہ نور الدین صاحب	عہ/
۱۵- " "	۱۲۸۲	شیخ عطاء اللہ صاحب	سے/
۱۶- " "	۲۴	غلام محی الدین صاحب	۶/ ۱۲/
۱۶- " "	۱۳۰۵	بابو محمد فضل صاحب	سے/
۱۷- " "	۳۱۷	ملک میر بخش صاحب	سے/
۱۷- " "	۵۸۲	نذر محمد صاحب	سے/
۱۷- " "	—	عبد المجید صاحب	سے/
۱۸- " "	۱۶	مولوی عبد العزیز صاحب	۸/
۱۹- " "	۳۰۶	شیر داد صاحب	۶/ ۸/
۲۰- " "	۲۴۴	منصف علیشاہ صاحب	۶/ ۱۲/
۲۱- " "	۱۰۴۳	منشی محمد بخش صاحب	سے/

سچے کو ہمیشہ راحت ہے

سرمہ سلیمانی۔ امراض چشم کا جانی دشمن۔ اور بصارت کا حامی
اگر کوئی دوا ہے تو یہی سرمہ ہے ذرا استعمال فرماویں اول مفت
منگائیے۔ دیکھئے پھر کسطرح سے یہ اپنے جادو نما خواص
ظاہر کرتا ہے اس کے چند سے استعمال سے۔ جالا پھولا۔
دھند۔ غبار۔ خارش۔ پڑبال۔ آنکھوں سے پانی بہنا
نزول الماء وغیرہ امراض فوراً دور ہو جاتے ہیں۔ بصارت
دوربینی ازحد قوی ہوتی ہے۔ پھر قیمت دیکھئے صرف ۸ر فی تولہ
سنون دنداں۔ لو یہ وہ سنون ہے۔ جسے منگایا
وہ خط اٹھایا کہ پھر دانتوں کی شکائت زبان پر نہ لایا بس ہمارے
اس سنون کا اعلیٰ خاصہ ہے کہ چاہے مریض درد داڑھ
میں یا انقاقیہ ہیں۔ کھلن دنداں یا بدبو دہن میں مبتلا ہو
یا ان کے دانت ڈاڑھوں سے خون آتا ہو یا مسوڑھے پھولتے
ہوں فقط دو یوم کے استعمال کے بعد مرض سے مبرا اور دانت
مثل گوہر آبدار۔ قیمت ۸ر فی بکس
بکس محافظ النسل۔ یہ وہی بکس ہے جس نے اپنی معجزہ نما
خواص سے مایوس مریضوں کو در مقصد پہونچایا ہے اور مہلک
سے مہلک جریان۔ کمی باہ۔ سرعت۔ نامردی۔ کمی وغیرہ
مرضوں کو صرف ایک ہفتہ استعمال سے ہٹایا ہے۔ اب
نامردوں کو مژدہ ہو کہ یہ اسکی موجودگی میں مایوس نہ ہوویں
اسمیں مفصلہ ادویات محفوظ ہیں۔ سونے چاندی کی گولیاں
طلا طلسمی۔ آب حیات جنکی علیحدہ علیحدہ قیمت ہے مگر
اگر صحت میں کسیقدر کمی ہو تو باقی دوا مفت ارسال
ہو گی۔ مریض اپنی حالت لکھتا رہے۔
نوٹ۔ دوا منگاتے وقت مرض کا حال ضرور لکھیں۔
المشتھر حکیم محمد حسین خلف الصدق حکیم سرفراز حسین احمدیہ
فیکٹری بلب گڑھ ضلع دہلی۔

اخبار بدر ایک ماہ کے واسطے مفت

جو صاحبان ابتک اس اخبار کے خریدار نہیں ہیں اور اب خریدنا
چاہیں اور ایکسال کا چندہ پیشگی عطا فرماویں یا بذریعہ وی پی منگوائیں انکا
ارسال کردہ چندہ [illegible] کا چندہ شمار ہوگا اور [illegible] کہ جسقدر اخبار انکی
درخواست کے دن سے [illegible] تک انکی خدمت میں ارسال ہونگے وہ سب
بلا قیمت ہونگے لیکن گذشتہ پرچے مفت نہ ملینگے۔ درخواست پہنچنے کی
تاریخ سے [illegible] پرچے مفت ملنے میں [illegible]
مینجر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور

ایک ماہ کی مزید رعایت

ماہ شوال میں رعایت
چونکہ اس رعایت کی بعض دوستوں کو بروقت اطلاع
نہیں ہوئی۔ اس کے واسطے ایکماہ اور زیادہ کیا گیا

براہین احمدیہ مکمل نئی اصلی قیمت صر

رعایتی عا۔ جلد کی قیمت ۱۲ر

درثمین (مکمل) ۱۲ر

جسمیں سب شائع شدہ نظمیں ہیں اور حال ہی
میں میاں معراج الدین صاحب عمر نے چھپوائی ہے
قیمت معہ جلد صرف آٹھ آنہ محصول و پیکنگ بذمہ
خریدار۔ رعایتی قیمت ۶ر اور بے جلد کے ۴ر
دفتر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور

کارخانہ دوائے ممد بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری۔
جن لوگوں کے اولاد نہیں ہوتی یا حمل گر جاتا ہے یا مرے
ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی
انکو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت
کر کے علاج کرا دیں خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا
ہو گی اور اگر ہماری صداقت پر شبہ ہو تو پہلے اقرار نامہ
اسٹامپ تحریر کر لیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہوا تو ہم
اتنا نذرانہ ادا کریں گے انکا علاج اندک خرچ دوا سے
کر لیا جاویگا اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ
فرماویں بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان
بھر میں دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز
افزوں ترقی کر رہا ہے۔ اولاد دینے والا تو خدا ہے
مگر اسی نے دوا میں تاثیر رکھی ہے۔
المشتھر۔ محمد حسین طبیب احمدی موجد
کارخانہ مقام بھیرہ ضلع شاہ پور پنجاب محلہ معماراں

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے
نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام
ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں
مینجر روزانہ اخبار عام

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہت ہی روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز با تصویر
چھپتا ہے ہر روز ایک انگلش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ
خبریں و تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اسکا ایڈیٹوریل اسقدر اعلیٰ درجہ
کا ہے۔ رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دیجاتی ہیں اسلئے
تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور
رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آجتک آپ نے
دیکھا نہ ہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمایئے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے
قیمت سہ ماہی صرف ۱۲ر ہے پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے
درخواستوں کا پتہ۔ مینجر روزانہ پیسہ اخبار

صحت کے قائم رکھنے کیواسطے تمام ضروری باتوں کا ذکر ایک
رسالہ میں ہے جو کہ درخواست کنندوں کو مفت دیا جاتا ہے
مینجر رائل میڈیکل ہال۔ جگادھری ضلع انبالہ

لوہے کے خراس آٹے کے پیسنے کی مشین یہ تمام
ہندوستان میں چلتی ہے۔ آٹا فی گھنٹہ ۱۲ سیر پختہ
پس جاتا ہے۔ وزن تخمیناً ۱۲ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے
قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ ۱۲ اور درجہ
دوم مبلغ [illegible] مبلغ [illegible] بیعانہ آنے پر
خراس وی پی کیا جاتا ہے۔ بیلنے گنا [illegible] والے
بھی تیار ہیں۔

مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

بدر پریس قادیان میاں معراج الدین عمر کے اہتمام سے چھپا گیا